بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل
ربوہ
قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
فون ۴۴۹

جلد ۷۱/۳۶	جمعرات ۱۹ ذی الحجہ ۱۴۰۲ھ، ۷ اخاء ۱۳۶۱ ہش، ۷ اکتوبر ۱۹۸۲ء	نمبر ۲۲۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ : ۶ اخاء/اکتوبر : حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت سے متعلق آج شام کی اطلاع مظہر ہے :

"آج طبیعت متلی، سر درد اور بلڈ پریشر کی وجہ سے بہت ناساز ہے"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رہے۔ آمین۔

احباب کی خدمت میں دُعاؤں کیلئے خاص تحریک

از محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احبابِ کرام !

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

الفضل کی اشاعت مورخہ ۳ اخاء/اکتوبر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ تازہ گرامی نامہ آپ پڑھ چکے ہوں گے جو حضور کے اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا خاکسار کے نام موصول ہوا ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ حضور اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ اپنے سفر کے مقاصد عالیہ کی تکمیل میں مصروف ہیں۔ اور اب انشاء اللہ جلدی ہی حضور کی واپسی تشریف آوری متوقع ہے۔

میں اس موقعہ پر احبابِ جماعت کی خدمت میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ اپنے پیارے امام کی بخیر و عافیت واپسی اور صحیح معنوں میں آپ کے استقبال کی سعادت کی غرض سے ساری جماعت کی طرف سے خاص دُعاؤں اور ایسے اعمال کا ظہور ہونا چاہیئے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والا اور اُس کی رضاء اور خوشنودی کا باعث ہو۔

ہم پر ہمارے خدا کا یہ بے حد احسان ہے کہ سپین کی مسجد کے افتتاح کی مبارک تقریب نہایت درجہ حُسن و خوبی سے ہوئی اور ہم اس پر اپنے خدا کا جتنا بھی شکر ادا کر سکیں کم ہے۔ جماعت کی طرف سے اس موقعہ پر بھی دعاؤں اور صدقات اور نوافل کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے مسرت اور خوشی کا اظہار کیا گیا۔ اسی طرح خوشی کے بعض ظاہری اور علامتی طریقوں کو بھی اختیار کیا گیا۔ اُن کا بھی اپنی جگہ فائدہ ہے۔ تاہم اصل ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم شکر و سپاس کے صحیح اور سچے اسلامی جذبہ کے ساتھ اپنے دلوں کو آستانہ خداوندی پر جھکائے رکھیں اور اس کی مزید نعمتوں کے طلبگار ہوں۔ ہماری پیشانیاں خدا کے حضور سجدہ ریز ہوں اور ہماری آنکھیں رحمتِ خداوندی کو جذب کرنے والے آنسوؤں سے ہمیشہ تر رہیں۔ ہمارے قلوب مطہر اور منور ہوں اور ہمارے سینوں میں رضائے خداوندی کی روشن اور حسین شمعیں چراغاں کر رہی ہوں۔

ہماری جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک روحانی جماعت ہے اور اس بات کو خوب جانتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور قبول کی جانے والی اصل چیز دلوں کا اخلاص اور تقویٰ ہے۔ اس لیے میں اپنے احباب سے یہ عرض کرتا ہوں کہ وہ ایک بار پھر اپنے امام کے استقبال کی غرض سے اپنے خدا کے حضور جھکیں اور اپنی عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ عرشِ الٰہی کو حرکت میں لائیں اور ایسے کام کریں جن سے درحقیقت وہ خوش ہوتا اور اپنی رحمت اور اپنے فضل سے اپنے بندوں کو نوازتا ہے۔ اس غرض کے لیے تمام ظاہری اور نمائشی باتوں کی بجائے نوافل پر زور دیں۔ اجتماعی دعائیں کریں۔ صدقات دیں۔ ہمسایوں۔ غریبوں۔ مسافروں اور مستحقین کی خبر گیری کریں مریضوں کی تیمارداری کریں۔ حاجت مندوں کی ضرورتوں کا خیال رکھیں اور خدمتِ خلق کی ہر اُس راہ کو اختیار کریں جو ان کیلئے ممکن ہو۔ اور جس کے لیے خدا اور اُس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تلقین فرمائی ہے۔

یوں تو ہمیشہ ہی ہمیں ایسے اعمال کرتے رہنا چاہیئے تاہم ان ایام میں خاص اُس غرض کے لیے جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے ہمیں زیادہ اہتمام کیساتھ ان امور کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ پس میں تمام احبابِ جماعت کی خدمت میں گذارش کرتے ہوئے عہدیداران جماعت بالخصوص امراء اور صدر صاحبان اور مربیان کرام سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں ان امور کے لیے احباب کو مؤثر تحریک فرمائیں اور حضور کی تشریف آوری تک اس کی یاد دہانی کراتے رہیں اور نگرانی بھی کریں کہ جماعت کے تمام افراد اور جماعت کا ہر طبقہ سچی اور حقیقی روح کے ساتھ بھرپور طور پر ان امور کے لیے کوشاں ہو اور یوں ہم ایک طرف اپنے خدا کے قرب کی راہوں میں آگے بڑھنے والے اور اُس کی بے حساب رحمتوں کو جذب کرنے والے ہوں اور دوسری طرف ان دعاؤں کے حسین گلدستوں اور ان نیک اعمال اور خدمات کے خوبصورت ہاروں کے ساتھ اپنے محبوب امام کا خادمانہ اور مخلصانہ استقبال کرنے والے ہوں۔

میں امید کرتا ہوں کہ جملہ جماعتیں میری ان گذارشات پر پوری توجہ دینگی اور اپنی مساعی سے نظارت اصلاح وارشاد کے توسط سے مجھے مطلع رکھیں گی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ والسلام

خاکسار

(مرزا منصور احمد) ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ

• جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ مکرم محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں اور بغرضِ علاج انگلستان میں مقیم ہیں۔ پچھلے دنوں سپین کے سفر پر تشریف لے گئے تھے اور طبیعت بہتر تھی لیکن واپس آنے کے بعد بخار ہو جانے کی وجہ سے طبیعت پھر علیل ہو گئی ہے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ صاحبزادہ صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لیے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

لاہور کے ایک نہایت ہی مخلص مخیر اور خادم سلسلہ دوست محترم چوہدری نصیر احمد صاحب الائیڈ سائنٹیفک سٹورز لاہور ۵ اور ۶ اکتوبر ۱۹۸۲ء کی درمیانی شب پونے گیارہ بجے لاہور میں رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

آپ ایک لمبے عرصہ سے مختلف عوارض کے باعث بیمار چلے آرہے تھے اور اس دوران نہایت پیچیدہ امراض میں مبتلا رہے لیکن صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ جب کبھی صحت اچھی ہوتی جماعتی کاموں میں مصروف ہو جاتے۔

مرحوم کا جنازہ آج دوپہر ربوہ لایا گیا جہاں مسجد مبارک میں امیر صاحب مقامی کے زیر ہدایت نماز ظہر کے بعد محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی بعدہٗ موصی ہونے کی وجہ سے آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی اور قبر تیار ہونے پر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کروائی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ تین بچیاں اور ایک نوجوان بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔

احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے انہیں غریقِ رحمت کرے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(صلاح الدین۔ رحیم پارک ملتان روڈ لاہور)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا مبلغین سلسلہ سے خطاب

باہر جانے والے مبلغین کو نہایت گرانقدر ہدایات اور نصائح

فرمودہ ۲۳ر وفا ۱۳۶۱ ہش بمطابق ۲۳ر جولائی ۱۹۸۲ء

مرتبہ:- مکرم یوسف سلیم صاحب ملک انچارج صیغہ زود نویسی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۳ر وفا ۱۳۶۱ ہش بمطابق ۲۳ر جولائی ۱۹۸۲ء چھ بجے شام سرائے فضل عمر تحریکِ جدید کے لان میں مبلغین کرام کی دعوت میں جو خطاب فرمایا تھا وہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:-

تشہد و تعوذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا:-

"ایسے مواقع پر جو نصیحتیں کی جاتی ہیں اُن کا مقصد یہ نہیں کہ نصیحتوں کی کوئی کمی ہے کیونکہ نصیحتیں تو سلسلہ میں بڑی کثرت سے موجود ہیں۔ قرآن کریم۔ احادیث نبویہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات۔ خلفاء کے ارشادات اور اس کے علاوہ جب سے وقف کا نظام باقاعدہ طور پر جاری ہوا ہے حضرت مصلح موعود کے ارشادات بالخصوص بہت کافی و شافی ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اُن کے ہوتے ہوئے کوئی زائد بات سوچنے کی بھی گنجائش نظر نہیں آتی۔ تو مقصد یہ نہیں کہ نصیحتوں میں کچھ اضافہ کیا جائے، مقصد یہ ہے کہ بعض بھولی بسری نصیحتوں کو یاد کرایا جائے۔ اس نقطہ نگاہ سے چند ایک امور میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

مبلغ کیلئے دو قسم کے اندھیرے

مبلغ جب باہر جاتا ہے تو اس کے سامنے دو قسم کے اندھیرے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو پیچھے چھوڑ کر جا رہا ہے اس میں اُس پر کئی قسم کے اندیشوں کا ابتلا ہوتا ہے کہ میرے پیچھے میرے خاندان والوں کا کیا بنے گا اور کچھ آگے اندھیرے درپیش ہوتے ہیں۔ جہاں وہ جا رہا ہے وہاں کے حالات سے وہ ناواقف ہوتا ہے اور نہیں جانتا کہ کس قسم کے لوگ ہیں۔ کس قسم کے حالات میں مجھے کام کرنا پڑے گا۔ کیا کیا مقامی مشکلات سامنے آئیں گی۔ وہاں کے بگڑے ہوئے حالات کے پیدا کردہ ایسے حالات جو مبلغ کو کام سے غافل کرنے میں یا اس کی توجہ کا رُخ پھیرنے میں ایک کردار ادا کرتے ہیں۔ اس قسم کے اور بہت سے اندیشے اس کو لاحق ہوتے ہیں۔

مبلغ کو درپیش اندیشوں کا حل

ان دونوں قسم کے اندیشوں کا اوّل حل تو دُعا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف خاص گریہ وزاری کے ساتھ توجہ کرتے ہوئے جو مبلغ دُعا کرتا ہے اس کے سارے اندھیرے روشنیوں میں بدل دیئے جاتے ہیں۔ اس سے بہتر کوئی علاج نہیں ہے کسی مشکل کا کسی اندھیرے کا۔

پس دونوں پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے مبلغین کو دُعا کرتے ہوئے رُخصت ہونا چاہیئے اور دُعائیں کرتے رہنا چاہیئے۔

پیچھے کے لحاظ سے اولاد کی تربیت کا مسئلہ سب سے بڑا ہے۔ جو بچے ماں باپ کے زیر نظر نہیں پلتے یا ماں باپ میں سے ایک اُن میں نگران نہیں رہتا اُن کے لیے کئی قسم کی مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں۔ ظاہری مشکلات تو ہوتی ہی ہیں، لیکن سب سے زیادہ بڑی مشکل جو میرے ذہن میں ہے وہ تربیت کا فقدان ہے اور اگر ایک زندگی وقف کرنے والے کو یہ ضمانت نہ ہو کہ اس کے بچے بھی اُسی رُوح کے ساتھ بڑے ہوں گے جس روح کی خاطر اُس نے اپنا سب کچھ قربان کیا تو یہ بہت بڑی فکر کی بات ہے۔ اس لیے اس پہلو سے خاص طور پر دُعا کریں اور جہاں تک تحریک جدید کا تعلق ہے تحریک جدید کا فرض ہے کہ وہ پوری طرح ہوشیار اور نگران رہ کر ان کے بچوں کی رُوحانی تربیت کا انتظام کرتی رہے اور اگر خدانخواستہ کہیں کوئی کمی دیکھے یا کوئی اندیشہ پیدا ہو تو بروقت خلیفۂ وقت کو اطلاع کرے کہ یہ حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ میں یہ زیادہ پسند کروں گا کہ مبلغ کو پہلے واپس بُلا لیا جائے یا بچوں کو وہاں بھجوا دیا جائے بنسبت اس کے کہ اُن کے بچوں کی تربیت خراب ہو جو خود وقف کر کے ایک عظیم قربانی سلسلہ کے لیے پیش کر رہے ہیں۔

مبلغ کے لیے چند اُصولی باتیں

دوسرا پہلو ہے بیرونِ ملک جا کر اُن کو دُعا کے علاوہ کیا کرنا چاہیئے۔ اس ضمن میں میں چند اصولی باتیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

جب آپ کسی نئی جگہ جاتے ہیں تو ایک اندھیرا نئی جگہ کا ذاتی اندھیرا ہوتا ہے جس طرح دوپہر کو باہر سے کمرے میں داخل ہوتے ہیں تو کچھ دیر تک آنکھوں کو ADJUST کرنا پڑتا ہے ماحول کے ساتھ۔ اس کے بغیر جو تیزی سے حرکت کرے گا وہ لازماً ٹھوکر کھائے گا۔ اس لیے شروع میں آپ کی حرکت کی رفتار کنٹرول میں آنی چاہیئے۔ فیصلوں کی رفتار آہستہ ہو جانی چاہیئے۔ یہ جو خدا تعالیٰ کا قانون ہے یہ ہر جگہ کام کرتا ہے۔ مثلاً کرکٹ میں وہ کھلاڑی جو بہت تیز سٹروک بناتے ہیں اُن کو اگر OPENER کے طور پر بھیج دیا جائے تو وہ جاتے ہی OUT ہو جاتے ہیں۔ اوپنر کا ایک مزاج ہے۔ اور سلسلہ کے مبلغین میں سے ہر ایک کو اوپنر کے طور پر کام کرنا پڑے گا۔ اپنے آپ کو روکنا پڑے گا۔ فیصلوں میں تحمل پیدا کرنا پڑے گا۔ اور تحمل کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کرتا ہے کہ بظاہر ایک چیز نظر آ گئی کہ میں نے اسکو لیں دیکھا ہے۔ تحمل اگر دل میں ہو گا تو انسان فیصلہ کرنے میں توقف کرے گا۔ دیکھنے کے باوجود۔ اور انتظار کرے گا کہ شاید کچھ اور پہلو ہوں جو مجھے ابھی نظر نہ آئے ہوں۔

پس جب کسی نئے ملک میں مبلغ جاتا ہے تو اپنے فیصلوں میں۔ اپنے تعلقات بنانے میں۔ اپنی PREFERENCES۔ اپنی ترجیحات قائم کرنے میں جلدی سے کام نہ لے۔ اسی لیے میں نے ابھی آپ سے گزارش کی تھی کہ آپ فائلوں کا مطالعہ کر کے یہاں سے جایا کریں۔ یہ بہت ضروری بات ہے۔ فیصلوں کیلئے بہت ساری روشنی آپ کو فائلوں سے مل جائے گی۔ پھر وہاں جا کر ہر ایک کی بات سنیں اور آپ یہ دیکھیں گے کہ جاتے ہی مبلغ کے ارد گرد ایک خاص دلچسپی لینے والوں کا گروہ اکٹھا ہو جائے گا۔ اس میں دو قسم کے آدمی شامل ہوں گے — ایک وہ جو حقیقتاً مخلص ہیں اور ہر واقفِ زندگی سے لٰہی محبت رکھتے ہیں۔ مرکز کی طرف سے جو بھی آتا ہے اس سے پیار کا اظہار ان کی فطرت میں داخل ہے۔ کچھ وہ ہوں گے جنہوں نے اس انتظار میں دن کاٹے ہوں گے کہ نیا مبلغ آئے اور ہم اُس پر حاوی ہو جائیں۔ اور شروع میں ان کی محبتوں کا فرق کرنا بڑا مشکل کام ہے سوائے اس کے کہ کسی کو اللہ تعالیٰ خاص نورِ بصیرت عطا فرمائے اور وہ فوراً پہچان جائے کہ یہ اخلاص سچا ہے اور یہ جھوٹا ہے۔ اس لیے بھی ضروری ہے کہ فیصلے میں کوئی جلدی نہ کی جائے۔ دعا کرتے رہیں اور ہر ایک کی بات سُنیں اور اس کے بعد جب فیصلے کرتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں تو فیصلے میں ایک گروہ کو پیچھے دھکیلنا اور دوسرے کو قریب کرنا شامل نہیں ہونا چاہیئے۔ فیصلہ یہ ہونا چاہیئے کہ جو گروہ دور ہے اس کو مصنوعی طور پر نہیں بلکہ حقیقتاً قریب کیا جائے اور مبلغ کا مقام پارٹی بازی سے بالا ہو جانا چاہیئے۔ جہاں بھی مبلغ کسی پارٹی میں ملوث ہو جائے اور دوسرے فریق کو یہ احساس پیدا ہو جائے کہ یہ فریق بن گیا ہے وہاں مبلغ کام کرنے کے اہل نہیں رہا کرتا۔

محبت اور انصاف میں فرق

اس ضمن میں ایک باریک فرق ہے جس کی طرف میں آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ نیک لوگ نیک لوگوں سے زیادہ محبت کرتے ہیں یہ ایک طبعی امر ہے۔ اور فتنہ پردازوں سے انکا دل نہیں لگتا۔ اس لیے یہ مراد نہیں ہے کہ آپ فتنہ پردازوں سے بھی اُسی طرح گلے لگ کے بیٹھیں اور ان کی صحبتیں اختیار کریں۔ یہ ہرگز مراد نہیں ہے۔ یہ فطرت کے خلاف بات ہے کہ اس کی محبت برابر ہو جائے۔ لیکن محبت برابر نہ بھی ہو تو انصاف برابر ہو سکتا ہے۔ انصاف بنیادی چیز ہے۔ اگر انصاف برابر ہو جائے تو محبتوں کا برابر نہ رہنا یہ ایک طبعی امر ہے اور اس کا نام محبت رکھا ہی اس لیے گیا ہے کہ یہ دل کے معاملات ہیں اس کا کسی قانون کے ساتھ تعلق نہیں۔

پس محبتوں میں اور انصاف میں فرق کریں۔ اگر کوئی منافق بھی ہو اس کو یہ یقین ہو جائے کہ یہ مربی انصاف کے معاملہ میں سب کے ساتھ برابر ہے۔ جتنی سچی بات میں نے کی تھی اس کو یقیناً اس نے اخذ کیا اور جو اس کے زیادہ پیارے ہیں بظاہر ان کے مقابل پر بھی میری سچی بات کو ردّ نہیں کیا گیا اس لیے کہ میرے منہ سے نکلی ہے۔ اس کا رفتہ رفتہ ایک ایسا وقار قائم ہو جاتا ہے کہ اس کے نتیجہ میں اس کو قوت اور عظمت ملتی ہے اور کچھ دیر کے بعد بیمار دلوں کو شفا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر محبت اور انصاف کے معاملات کو مدغم کر دیا جائے اور اپنے ذہن میں ہی فرق نہ رہے کہ پیار کیا ہوتا ہے اور انصاف کیا ہوتا ہے تو ایسے لوگ ہمیشہ مشکلات کا شکار رہتے ہیں اور طرح طرح کی مصیبتوں میں خود اپنے آپ کو مبتلا کر لیتے ہیں۔

پس ہر معاملہ میں انصاف قائم کریں اور محبت کے تقاضے اسلامی قدروں کے مطابق پورے کریں نہ کہ ذاتی قدروں کے مطابق۔

مقامی جماعتوں کے حقوق

اسی سلسلے میں ایک اور اہم بات یہ ہے کہ بیرونی جماعتیں خاص طور پر اپنے حقوق نہیں جانتیں اور بہت سے فتنے اس طرح پیدا ہوئے ہیں کہ مقامی جماعتوں کو اپنے حقوق کا علم نہیں تھا۔ اور مبلغ نے اُن کے حقوق اُن کو بتائے بھی نہیں۔ اور جب وہ ایک معاملہ میں واقعتہً دل میں یہ سمجھتے تھے کہ معلم یا مبلغ غلط کام کر رہا ہے اور اس کو طریق کار کا پتہ نہیں تھا کہ میں نے کس طرح رپورٹ کرنی ہے اور کیا سلوک کرنا ہے۔ کیا میرا حق ہے۔ کیا اس کا حق ہے تو مبلغ چونکہ سب کچھ جانتا تھا ایسا بھی ہوا ہے۔ میں ہر مبلغ کی بات نہیں کر رہا۔ مگر مبلغین میں سے ایسے بھی تھے جنہوں نے یہ کیا۔ انہوں نے اپنے بہتر علم سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کو مرکز کی نظر میں مجرم ثابت کر دیا۔ جو ان کا مخالف تھا خواہ آغاز میں وہ حق بجانب بھی تھا۔ سلسلہ نے اپنی روایات کو ملحوظ رکھ کر فیصلہ کیا اور پتہ چلا کہ فلاں شخص مجرم ہے کیونکہ اُس نے نظام سلسلہ کو توڑا ہے۔ اس نے کھڑے ہو کر اپنے امیر کے متعلق ایسی باتیں کی ہیں اس نے مخالفانہ رویہ اختیار کیا ہے۔ اب یہ ساری باتیں مرکز کی آنکھ تو دیکھتی ہے اپنی سابقہ روایات کے نقطۂ نظر سے۔ وہاں کے حالات کی نظر سے تو اس کو پتہ ہی نہیں چل رہا ہوتا کہ کیا ہے۔ جو مبلغ وہاں سے لکھ رہا ہوتا ہے وہی تصویر یہاں بن رہی ہوتی ہے۔ تو ایسے مبلغ اگر فتنوں کے بعد خوشی کے یہ شادیانے بجائیں کہ ہم کامیاب ہو گئے اور جماعت کا اتنا حصہ کاٹا گیا۔ جس نے مخالفت کی تھی اس کو اٹھا کر باہر پھینک دیا گیا تو وہ بہت بڑی غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ خدا کے نزدیک ہو سکتا ہے وہ خود کاٹے گئے ہوں۔ اور وہ معصوم جنہوں نے ان کی وجہ سے ٹھوکر کھائی ہے اللہ کی نظر میں ہو سکتا ہے کہ اُن کا مقام بہتر ہو۔ اس لیے آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے حصے بخرے کرنے کے لیے نہیں جانا۔

اور حقوق کا معاملہ انصاف سے پھوٹتا ہے اسی لیے میں نے انصاف کے ساتھ اس کا ذکر کیا۔ انصاف کا اوّلین تقاضا یہ ہے کہ خواہ دشمنی ہو۔ خواہ معاملہ آپ کے خلاف جاتا ہو۔ جس کا جو حق ہے اس کو خوب بتائیں اور کھول کر بتائیں۔ پہلے یہ سمجھائیں کہ تم نے یہ جو حرکت کی ہے میرے خلاف رپورٹ کرنے میں اگر یہ اس طرح مرکز میں جائے گی تو تمہارے خلاف فیصلہ ہو گا۔ یہ دستور ہے سلسلے کا۔ تم اس طرح رپورٹ کرو۔ اس طرح تمہارے حقوق قائم ہوں گے۔ تم میری معرفت ایک چٹھی لکھو۔ ایک براہ راست لکھو اگر تمہیں خطرہ ہے کہ میں آگے بات نہیں پہنچاؤں گا اور پھر یہ یہ کام کرو اور یہ یہ نہ کرو۔ مجھ سے لڑنا ہے تو سلیقہ میں تمہیں بتاتا ہوں لڑنے کا۔ جب پوری طرح انصاف کے ساتھ آپ انکے حقوق اور اُن پر جو آپ کے حقوق واجب ہیں یہ بتا دیں گے تو میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ اکثر فتنے وہیں ختم ہو جائیں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح کا ایک بہت بڑا احسان

میں نے تبشیر کی فائلوں کا مطالعہ کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے بہت بڑے احسانات میں سے ایک یہ تھا کہ انہوں نے پہلی ہدایت مجھے یہ دی اور اسی ہدایت کے پیش نظر آج میں نے آپ کو ہدایت دی ہے۔ جب تبشیر کا کام چند مہینے کے لیے میرے سپرد فرمایا تو مجھے بلا کر یہ کہا کہ پندرہ دن تم نے سوائے اس کے اور کوئی کام نہیں کرنا کہ ساری فائلیں پڑھ جاؤ۔ اور کچھ پوچھنے کی۔ کچھ ہاتھ ہلانے کی ضرورت نہیں ڈاک روزانہ نکلتی چلی جائے گی۔ مگر تم نے پہلے فائلیں پڑھنی ہیں۔ فائلوں کا ایک بڑا لمبا انبار تھا لیکن خدا نے توفیق دی۔ دن رات ایک کر کے میں پندرہ دن میں اُن فائلوں میں سے گزر گیا اور گزرنے کے بعد مجھے یوں محسوس ہوا کہ جس طرح اندھیروں سے روشنی میں آ گیا ہوں۔ نہ دفتر کی محتاجی رہی نہ رپورٹوں پر شکوک کا کوئی معاملہ رہا۔ نہ یہ پوچھنا پڑتا تھا کہ فلاں اچھا ہے فلاں بُرا ہے۔ اور کیا حالت ہے وہاں کی۔ اور یہ خطرہ کہ دفتر اپنے رجحانات کو اپنے افسر پر ٹھونس دے اس خطرہ سے میں بالکل بالا ہو گیا۔ اور نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں سمجھتا ہوں کہ جتنا میں رہا ہوں اللہ تعالیٰ نے صحیح فیصلوں کی توفیق عطا فرمائی۔

پس یہ انسان کے لیے لازمی ہوتا ہے کہ وہ حالات سے واقف ہو اس کے نتیجہ میں بہتر طریقہ پر انصاف کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ تو جب آپ بیرون ملک جائیں گے۔ حالات سے واقف ہوں گے اور جو میں نے بنیادی باتیں آپ کے سامنے رکھی ہیں اُن کے نتیجہ میں جماعت سے سلوک کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ تربیت کا جہاں تک مسئلہ ہے ایک بہت بڑا مسئلہ آپ کا حل ہو چکا ہو گا اور ایک بہت بڑا قلعہ فتح ہو چکا ہو گا۔

مبلغ کا منصب

دوسرا پہلو ہے تبلیغ کا۔ تبلیغ میں عموماً مبلغین جو غلطیاں کرتے ہیں وہ بنیادی طور پر اپنے منصب سے ناواقفیت کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں۔ مبلغ کا منصب سپہ سالار کا ہے۔ مبلغ کا منصب سپاہی کا نہیں ہے۔ کتنا بڑا عالم ہو۔ کتنا زیادہ وقت خرچ کرے۔ دن رات مگن ہو جائے۔ اگر وہ فوج بنا کر اُسے آگے چلانے کی بجائے تلوار پکڑ کر خود میدان میں کود جاتا ہے تو وہ فوج بھی ماری گئی جس کا وہ سپہ سالار ہے اور وہ خود بھی مارا گیا۔ سلسلہ کے مبلغین کا منصب قلعہ فتح کرنے والے جرنیلوں کا منصب ہے۔ وہ منصب ہے جو خیبر پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا ہوا تھا اور بڑے بڑے مشکل قلعے ہیں جو آپ نے سر کرنے ہیں۔ تو اس مقام کو مدِ نظر رکھیں۔ عجز کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ انسان اپنے منصب سے غافل ہو جائے منصب کے تقاضوں سے پوری طرح باخبر رہنا یہ فرائض میں داخل ہے اور اُن تقاضوں کے نتیجہ میں فخر نہ کرنا یہ عجز میں داخل ہے۔ اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اپنے منصب کا بیان فرمایا تو کہیں کوئی تکلف سے کام نہیں لیا لیکن ہر دفعہ فرمایا۔ وَلَا فَخر وَلَا فَخر۔ وَلَا فَخر۔ وَلَا فَخر۔ کہ میرا منصب یہی ہے اور میں اس کی ذمہ داریوں سے خوب واقف ہوں لیکن جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے کوئی فخر نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی دین ہے۔ اس نے مجھے اس مقام پر کھڑا کیا ہے اس لیے میں اس کے سارے حقوق اور فرائض ادا کروں گا۔

پس مبلغ کو اپنے اصلی منصب سے بے خبر نہیں رہنا چاہیئے۔ اور جاتے ہی یہ جائزہ لینا چاہیئے کہ جماعت میں کتنے دوست ہیں جو سپاہی بننے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ کتنے ہیں جو سپاہی بن چکے ہیں۔ کتنے ہیں جن کا مقام اس سے اونچا چلا گیا ہے۔ اگر اس حکمت سے آپ کام کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے فوج در فوج لوگ احمدیت میں داخل ہونا شروع ہو جائیں گے اور ساتھ ہی ان کی تربیت کا بھی انتظام ہو جائے گا۔ کیونکہ تربیت کا بوجھ پھر اکیلے مبلغ پر نہیں پڑے گا۔ جو مبلغ ہے اُس پر براہ راست تربیت کا بوجھ پڑا کرتا ہے۔ جو لے کر آئے گا اس پر تربیت کا بوجھ پڑے گا۔ لیکن اِن لوگوں کی تربیت کرنا یہ آپ کا کام ہے

تبلیغ کے سلسلہ میں دو قسم کے کام

گویا تبلیغ کے سلسلہ میں دو قسم کے کام ہوئے ایک رجمنٹ کی تیاری۔ رجمنٹ کے جو ہیڈ کوارٹرز ہوتے ہیں وہاں تربیت دی جاتی ہے دوسرا ان سے پھر آگے کام لینا۔ نئی بھرتی کرنا۔ ان کو نکال کر، مانجھ کر صیقل کر کے آگے بھجوانا۔ اس میں جو بنیادی چھاپ ہے آپ کے مزاج کی وہ آپ کے تیار کردہ مبلغین پر پڑے گی۔ اس لیے اس چھاپ کی آپ نے حفاظت کرنی ہے۔ کوئی غلط چھاپ نہ اُس پر ڈال دیں۔ ورنہ بعد ازاں مصیبت پڑ جاتی ہے کسی جگہ اور احمدیت پیدا ہو رہی ہے۔ کسی ملک میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور احمدیت DEVELOP ہو رہی ہے۔ اس لیے کہ کسی زمانہ میں کسی مبلغ نے اپنے ذاتی رجحانات کو احمدیت کی چھاپ بنا کر اُس پر داخل کر دیا۔ احمدیت کی چھاپ وہی ہے جو مرکز میں آپ نے دیکھی ہے۔ جو لمبی روایات کے نتیجہ میں ظاہر و باہر ہو کر آپ کے سامنے آچکی ہے۔ وہی چھاپ ہے جس کو آپ نے ہر جگہ داخل کرنا ہے۔ اور نئی چھاپیں نہیں بنانیں کیونکہ جب اپنے مزاج کی نیکی کا توازن بگڑنے کے نتیجہ میں آپ کسی نیکی کی طرف بھی زیادہ توجہ دے دیں گے تو وہ بھی نقصان دہ بن جائے گا۔ مثلاً بعض پہلوؤں میں جن پر یہاں زیادہ زور نہیں دیا جاتا جب آپ وہاں زیادہ زور دیں گے تو امام سے آگے نکل جائیں گے۔ ساری جماعت کا جو مرکزی نظام ہے یہ بھی آپ کا امام ہے۔ ان معنوں میں مَیں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ آپ اپنے امام سے آگے نکل جائیں گے اور خطرات پیدا کر دیں گے مرکز کے لیے بھی اور ان جماعتوں کے لیے بھی۔ جب وہ باہر سے آتے ہیں وہ یہاں آکر دیکھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں اچھا وہاں تو کوئی اور دین تھا اور یہاں کوئی اور دین اور اس طرح فرقہ بندی رواج پکڑتی ہے۔

ایک مذہب کی چھاپ

احمدیت ایک ہے۔ خدا ایک ہے اس کے نیچے مذہب بھی ایک ہے۔ اس ایک مذہب کی چھاپ سارے ملکوں میں چلنی چاہیئے۔ جو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی چھاپ ہے۔ اور خاتمیت کے ایک یہ بھی معنی ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُن نقوش کو دوبارہ زندہ کر کے ہمارے سامنے پیش کیا ہے جو امتدادِ زمانہ کی وجہ سے اوجھل ہو گئے تھے۔ پس اِس چھاپ کی آپ نے حفاظت کرنی ہے اور ہر شخص پر یہی لگانی ہے۔ ورنہ یہاں بھی (بیرونی دنیا کا سوال نہیں) پاکستان میں بھی ہم نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ اپنی کمزوریاں بھی اپنے ذریعہ سے داخل ہونے والے احمدیوں پر لگا دیتے ہیں۔ ٹھپہ وہ لگ جاتا ہے۔ بعض مبلغ جو چندوں میں کمزور تھے اُن کی پیدا کردہ جماعتوں کی جماعتیں چندوں میں کمزور ہیں۔ بعض جو عبادتوں میں کمزور تھے اُن کی پیدا کردہ جماعتوں کی جماعتیں عبادتوں میں کمزور ہیں۔ تو بہت بڑا خطرے کا مقام ہے۔ آپ جب خاتم النبیین کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم نے خاتم النبیین کو سچا مانا اور ہم ایمان رکھتے ہیں۔ کامل یقین رکھتے ہیں تو خاتمیت پر یقین کے ایک یہ بھی معنی ہیں۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اپنی صفات کو دوسروں میں جاری کرنے کا ایک عظیم ملکہ عطا فرمایا گیا تھا اور خاتم کی طرف منسوب ہونے والوں کے اندر وہ ملکہ ہونا چاہیئے اور نفوذ کرتے وقت وہ امین ہیں۔ اپنے ذاتی رجحانات کو نفوذ نہیں ہونے دینا۔ وہ امین ہیں اُس خاتم کے جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتم ہے اور امین ہیں اس کی اُس شکل کے جو مرکز سلسلہ میں پیدا ہو رہی ہے۔ جس کی حفاظت نظام سلسلہ کر رہا ہے۔ اگر اس دائرہ کے اندر آپ رہتے ہیں اور آپ کا ذاتی رجحان اس سے مختلف بھی ہوتا ہے تب بھی آپ اپنے رجحان کو قربان کر دیتے ہیں اور یہ ذمہ داری مرکز پر چھوڑ دیتے ہیں کہ کہاں تک اس کا فیصلہ خاتمیت کے تصور میں درست تھا اور کہاں غلط تھا۔ تو یہ تقویٰ کا اعلیٰ مقام ہے۔ اگر آپ یہ سمجھیں کہ نہیں مرکز کی چھاپ غلط ہو گئی ہے اور ہمیں اسکو درست کرنا ہے تو آپ کو خدا نے اس منصب پر فائز نہیں کیا۔ جس منصب پر جو فائز نہیں ہوگا اگر دخل دے گا تو لازماً نقصان اٹھائے گا۔ اپنا بھی نقصان کرے گا اور سلسلہ کا بھی نقصان کرے گا۔

پس ان مختصر ہدایات کے ساتھ اب میں دُعا کروا دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے فرائض کو بہترین رنگ میں ادا کرنے کی اللہ تعالےٰ سے توفیق پائیں اور دعائیں کرتے رہیں۔ ان سے کبھی غافل نہ ہوں۔"

عیسائیت سے بیزاری

مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مشنری انچارج گھانا

گھانا کے ایک اخبار میں شائع ہونے والے مضمون کی تلخیص پیش خدمت ہے

جس سے اس بات کا واضح طور پر علم ہوتا ہے کہ اس ملک میں عیسائیت کے خلاف کس قدر بیزاری اور نفرت پھیل رہی ہے۔

گھانین ٹائمز کے علاوہ خود عیسائیوں کے اخبار جو "کرسچن منیجر" کہلاتا ہے میں "The Church has Failed in Ghana" کی سرخی کے تحت خبر اور مضمون شائع کیا گیا ہے۔ گھانین ٹائمز میں جو خبر شائع ہوئی ہے اس میں یہاں تک کہا گیا ہے کہ ملک میں کوئی اور عیسائی پادری نہ آئے۔

یہ بات ناقابل تردید ہے کہ افریقی ممالک پر انگریزوں نے جب سیاسی طور پر قبضہ کیا تو عیسائی پادریوں کی مدد سے ہی کیا تھا۔ افریقی ممالک کو جب آزادی ملی تو اس آزادی کے بعد بھی چونکہ ان اقوام کے اکثر باشندے عیسائی ہو چکے ہوئے تھے اس لئے ذہنی طور پر آزاد نہیں ہوئے بلکہ وہی عقائد، وہی شراب پینے کی عادتیں اور ناچ اور کلبوں میں وقت ضائع کرنے کی عادتیں اور جوا کھیلنے کی عادتیں جو انگریزوں سے سیکھی تھیں وہی عادتیں قائم رہیں۔

ان عادتوں کے نتیجہ میں یہ ممالک اقتصادی لحاظ سے اور اخلاقی لحاظ سے بھی آزادی کے باوجود پستی کی طرف گرتے چلے گئے۔ اس حقیقت کے پیش نظر جب ایک محب الوطن ٹھنڈے دل سے سوچنا شروع کرتا ہے تو اس سوال کے کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ "ملک کو عیسائیت سے کیا فائدہ پہنچا ہے" اس سوال سے طبعاً یہ محب الوطن اسی نتیجہ پر پہنچے گا کہ "کچھ نہیں"

یہ امر بھی بہت دلچسپ ہے کہ گھانا کی موجودہ انقلابی حکومت کا ایک اہم رکن کیتھولک چرچ کا پادری ہے اور دلچسپی کی بات یہ ہے کہ یہ شخص جو پادری ہے اپنی تقریباً ساری تقریروں میں عیسائیت کے خلاف بولتا ہے۔

کرسچن منیجر" میں اس پادری کا (INTERVIEW) شائع ہوا ہے اس انٹرویو میں جب اس سے پوچھا گیا کہ کیا آپ چرچ کی (یعنی پوپ کی) اجازت سے حکومت کے رکن بنے؟ تو جواباً کہنے لگے کہ میں ان سے کیوں اجازت لوں کیا وہ خود سیاست نہیں کھیلتا؟ اس سے پتہ چلتا ہے کہ عیسائی مذہب خود عیسائیوں کی نظروں میں کہاں تک گرا ہے جب لوگ ایک مذہب کے خلاف ہونے لگ جاتے ہیں تو خدشہ یہ ہوتا ہے کہ کہیں حد سے بڑھتے ہوئے "مذہب" یعنی سارے مذاہب کے خلاف ہی نہ ہو جائیں۔

دعا ہے کہ اس ملک میں جو عیسائیت کے متعلق شعور پیدا ہوا ہے اس کے نتیجہ میں لوگوں کی توجہ اسلام کی طرف مائل ہو۔ اور اسلام جلد از جلد اس ملک میں پھیل جائے۔ آمین۔

سالانہ اجتماع

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

۱۵ - ۱۶ - ۱۷ - اکتوبر

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۲ء کو منعقد ہو رہا ہے ناصرات کا اجتماع بھی ساتھ ہی ہے۔ جمعہ کو ۱۵ اکتوبر کو ہر دو اجتماع جمعہ کے بعد شروع ہونگے۔ کوشش کریں کہ پاکستان کی ہر لجنہ کی نمائندگی اس میں ہو خواہ وہاں تین ممبرات کی لجنہ ہی کیوں نہ ہو۔

اجتماع کے پروگرام کی ایک جھلک

- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا لجنہ اماء اللہ سے پہلا پُرمعارف خطاب
- خدام الاحمدیہ سے آپ کا خطاب بھی لجنہ اماء اللہ کے اجتماع میں نشر کیا جائیگا۔
- صدر صاحب لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا خطاب
- لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ
- تربیتی تقاریر
- تاریخی لجنہ اماء اللہ کی ابتدائی کارکنات کی خدمات کا تذکرہ
- سوال و جواب کی مجلس جس کیلئے سوال پہلے سے آنے ضروری ہیں۔
- علمی مقابلہ جات

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ مرکزیہ

امسال سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ اپنی مخصوص روایات کے ساتھ مرکز سلسلہ میں مورخہ ۵ - ۶ - ۷ نبوت / نومبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہو رہا ہے۔

سالانہ اجتماع میں تمام ناظمین زعماء اعلیٰ اور زعماء کی حاضری لازمی ہے۔ ان کے علاوہ ہر مجلس کو اپنے ہر بیس یا بیس ارکان کی کسر پر ایک نمائندہ منتخب کر کے بھجوانے کا حق حاصل ہے۔ ازراہ کرم اپنی مجلس کے نمائندوں کے نام دس اکتوبر ۸۲ء تک ضرور بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیسی تھین
LECITHIN
ایک ٹانک
ایک دوا

مرسلہ:۔ محمد ادریس صاحب چوہدری ویلڈو سٹا جارجیا ۔ امریکہ

انسانی نشوونما کے لئے وائی ٹامنز (vitamins) بڑی ضروری ہیں بعض لوگ تو وائی ٹامنز کے انتہائی گرویدہ پائے گئے ہیں لیکن دوسرے اس کی اہمیت اور افادیت کے سرے سے قائل ہی نہیں ہوتے یہاں تک کہ ڈاکٹر لوگ بھی ایک عرصہ تک اسے ناقابلِ اعتنا ہی سمجھتے رہے۔ وائی ٹامنز کا استعمال صرف ان مریضوں تک محدود تھا۔ جن میں اس کی کمی واضح طور پر ثابت ہو چکی ہو مثلاً پرنیشس اینیمیا (Pernicious Anemia) کی بیماری جو کہ وائی ٹامین بی کی کمی پائی جانے سے ہوتی ہے۔ اگر اس کمی کو دور کر دیا جائے تو بیماری کا شافی علاج ممکن ہے ایک عرصہ تک وائی ٹامنز کو شک کی نظر سے دیکھا جاتا رہا ہے لیکن آج صحت جسمانی کے لئے وائی ٹامنز کی اہمیت ایک مسلمہ حقیقت بن چکی ہے بلکہ کئی میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں نیوٹریشن (Nutrition) کے خاص محکمے قائم ہیں جن میں تحقیقات متواتر علم میں اضافہ کا موجب بن رہی ہیں اور جس سے صحیح خوراک کھانے کی اہمیت ثابت ہوتی ہے۔

عام طور سے وائی ٹامنز دو قسم کی پائی گئی ہیں۔ ایک وہ جو کہ پانی میں حل ہو سکتی ہیں اور دوسرے وہ جو کہ صرف چربی (Fat) میں حل ہوتی ہیں۔ وائی ٹامنز بی کمپلیکس اور سی پانی میں حل ہونے والی قسم میں شمار ہوتی ہیں لہٰذا ان کا باقاعدگی سے کھاتے رہنا بڑا ضروری ہے کیونکہ وہ تھوڑے ہی وقت میں جسم میں سے پیشاب کے ذریعہ خارج ہو جاتی ہیں۔ اس قسم کی وائی ٹامنز کو ضرورت سے زیادہ کھا لینے کا خدشہ خال ہی ہوتا ہے دوسری قسم کی چربی میں تحلیل ہونے والی وائی ٹامنز ہیں۔ جن میں اے، بی، سی اور کے کا شمار ہوتا ہے اس قسم کی وائی ٹامنز جسمانی ریشہ میں جمع ہوتی رہتی ہیں اور ان کا ضرورت سے زیادہ استعمال صحت کے لئے مضر ثابت ہو سکتا ہے

اکثر لوگ جو کہ متوازن غذا سہ مرتبہ کھاتے ہیں۔ ان کے لئے وائی ٹامنز کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ وائی ٹامنز کے لئے ٹسٹ کرنا خون کے امتحانوں سے کہیں زیادہ مشکل ہے کس قسم کی وائی ٹامنز مفید ثابت ہوں گی۔ کی شناخت کے بعد وائی ٹامنز کا استعمال واقعی صحت و تندرستی میں تغیر رونما کر سکتا ہے لیکن بعض لوگوں کے لئے تو وائی ٹامنز کی کمی کی نسبت کہیں زیادہ اہم بات یہ ہے کہ آیا ان کا جسم وائی ٹامنز کو قبول بھی کرتا ہے یا نہیں۔ عمر رسیدہ لوگ خاص طور پر اس قسم کی مشکل کے شکار ہوتے ہیں۔ اس طرح وہ لوگ جن کو معدہ یا انتڑیوں کی بیماری ہو وہ بھی وائی ٹامنز کے استعمال سے پورا پورا فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

آج کل نیوٹریشن پر بڑی تحقیق ہو رہی ہے۔ خوراک کے ایک جزو لیسی تھین پر اب تک کئی جہت سے تحقیق ہو چکی ہے میدان طب کے ماہر نما ورطۂ حیرت میں ہیں کہ لیسی تھین نہ صرف دماغی عوارض کے لئے سودمند ہے بلکہ دل اور جگر کی بیماریوں کے لئے بھی بڑی مفید ہے مشہور عالم امریکی تعلیمی ادارہ ایم آئی ٹی Massachusetts Institute of Technology کے پروفیسر رچرڈ ورٹ مین کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جنہوں نے لیسی تھین کا استعمال برائے دماغی عوارض پر تحقیق کا قدم اٹھایا۔ ان کی تحقیقات کے نتائج بڑی اہمیت کے مالک ہیں۔ ان سے ثابت ہوتا ہے کہ لیسی تھین کی خوراک میں مقدار سے دماغ کی کیمیائی حرکتِ عمل متاثر ہوتی ہے۔

لیسی تھین کے استعمال پر تحقیق کرنے والوں کو اکثر یہ شکایت رہی ہے کہ ان کی تحقیق کے نتائج اور بھی اچھے ہو سکتے تھے اگر ان کو "خالص" لیسی تھین دستیاب ہو جاتی۔ لیسی تھین خالص سے کیا مراد ہے ان محققین کے کہنے کے مطابق لیسی تھین میں ایک "فاس فے ٹائیڈ" (Phosphatide) جو فی الحقیقت اچھے نتائج پیدا کرتا ہے وہ پی سی Phosphatidyl Choline P.C. ہے۔ اس وقت جو لیسی تھین بعض دوکانداروں کے پاس ملتی ہے اس میں (P.C.) پی سی کی مقدار صرف پچیس فیصد ہے محققین چاہتے ہیں کہ لیسی تھین میں پی سی کی مقدار کو بڑھایا جائے تاکہ اس کے اثرات اپنا فرق دکھا سکیں۔

حال ہی میں صرف تحقیق کی غرض سے محققین کو ایسی لیسی تھین مہیا کی گئی۔ جس میں پی سی کی مقدار نوے فیصد تھی مغربی جرمنی میں جو تحقیق ہوئی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ لیسی تھین کا استعمال چربی سے موٹا ہو جانے والے جگر کے لئے بھی مفید ہے۔ یہ بیماری جگر اکثر طور پر مغربی ممالک میں شراب کے کثرتِ استعمال سے پھیلتی ہے لیکن پراگ کے مقام پر جو تحقیق ہوئی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جگر کی یہ بیماری شراب نوشی کے بغیر بھی ہو سکتی ہے ان محققین نے بڑی احتیاط سے کچھ ایسے مریض چنے جو بہترین علاج کے باوجود بھی ٹھیک نہ ہو سکے تھے۔ چھ ماہ تک پی سی کے استعمال سے ان مریضوں کی صحت میں نمایاں فرق نظر آنے لگا۔ خاص طور پر انکے وزن میں زیادتی ہوئی انہضام طعام کی خرابیاں دفع ہو گئیں۔ جسمانی تھکاوٹ میں کمی واقع ہو گئی اور ساتھ ساتھ دماغی سکون میں بھی اضافہ ہونے لگا۔ نہ صرف یہ بلکہ جگر کی ہیئت اور میٹابلزم ۔۔۔ (Metabolism) میں بھی نمایاں فرق پیدا ہو گیا۔

گذشتہ چند سال میں اعصابی بیماری جس کا نام "ریلز ہائیمر کی بیماری (ALZHEIMER DISEASE) ہے کا علاج پی سی کے ذریعہ کیا جانے لگا ہے اس بیماری کے نتیجہ میں مریض کی یادداشت میں کمی پیدا ہو جاتی ہے اور وہ اپنے آپ کا خیال رکھنے سے قاصر رہنے لگتا ہے یادداشت کو بڑھانے کے بارہ میں حال ہی میں ایک نئی تحقیق منظر شہود پر آئی ہے کوئی آٹھ ہفتوں تک پی سی کے استعمال سے مریض کی یادداشت میں نمایاں ترقی محسوس ہونے لگی۔ ان مریضوں میں سے ایک کی قوت یادداشت تو اس قدر ناقص ہو چکی تھی کہ گھر سے اکیلے باہر نہ جا سکتا تھا۔ لیکن اب جہاں جی چاہے گھومنے پھرنے لگا ہے۔ ایک دوسرا مریض جس کے دماغ میں خیالات بہت سستی سے وارد ہوتے تھے۔ اب پی سی کے استعمال کے نتیجہ میں کہیں چاق و چوبند اور گفتگو پر آمادہ نظر آتا ہے۔

لیسی تھین کا ایک مزید استعمال دل کے عارضہ کی روک تھام ہے اکثر طور پر دل کے مریضوں کو چربی والی غذاء کھانے سے روک دیا جاتا ہے اب تک ایک تحقیق ایسی بھی ہو چکی ہے جس میں ڈاکٹر کرزن اور ڈاکٹر پاٹنگر نے اکانوے ایسے مریض لئے جن میں کلیسٹرول (Cholesterol) کی مقدار بہت زیادہ تھی اور ان کو خوب چربی والی غذاء کھلائی اور اس کے ساتھ ساتھ ایک چمچہ کے برابر سویا بین لیسی تھین دن میں تین مرتبہ کھلائی۔ اس تحقیق کا ایک حیران کن نتیجہ یہ مرتب ہوا کہ ان میں سے ستانوے فیصد مریضوں میں کلیسٹرول (Cholesterol) کی کمی واقع ہو گئی۔

جیسا کہ اوپر ذکر آ چکا ہے کہ اوائل میں لیسی تھین کے کثیر پی سی والے کیپسول صرف تحقیق کرنے والوں کو ہی مہیا کئے جا سکتے تھے لیکن اب حال ہی میں ڈاکٹروں اور عوام کے استعمال کے لئے ۴۰ پی سی کے کیپسول بھی دستیاب ہونے لگے ہیں ہنوز کئی ڈاکٹروں نے اس کا استعمال شروع نہیں کیا۔ معدودے چند ڈاکٹر جو اس کا استعمال کر رہے ہیں ان میں سے ایک ڈاکٹر ایلن کاٹ ہیں جو نیویارک شہر میں سائی کیاٹری کی پریکٹس کرتے ہیں ڈاکٹر کاٹ کا کہنا ہے کہ لیسی تھین میں دراصل یہ پی سی ہی ہے جس کے ذریعہ سے یادداشت کی طاقت بڑھ جاتی ہے اور دل کے مریضوں میں بھی پی سی ہی کے ذریعہ اچھے نتائج دیکھے گئے ہیں۔ صرف اسی وجہ سے ڈاکٹر کاٹ نے پی سی کا استعمال ان بچوں کو کروایا جن کے لئے درس و تدریس کے دوران توجہ کو مرکوز کرنا اور منہمک ہونا مشکل تھا۔ توجہ نہ دے سکنے کی وجہ سے بچہ کی یادداشت میں کمی آ جاتی ہے۔ بچوں کے علاوہ ڈاکٹر کاٹ نے یہی کیپسول بڑوں کو بھی استعمال کروائے تو ان کی یادداشت اور توجہ و انہماک میں کافی ترقی نظر آنے لگی۔

پچیس پی سی والے تین کیپسول چالیس پی سی والے ایک کیپسول کے برابر ہوتے ہیں لہٰذا اعلیٰ پی سی والے کیپسول کی قیمت میں بھی اضافہ لازمی تھا جو کہ مسٹر چند کے قریب نسبتاً زیادہ ہے لیسی تھین کا ایک جزو ان اوسی ٹال (INOSITOL) ہے جسے کم کر کے پی سی کی مقدار بڑھا دی جاتی ہے۔

ترسیل پرچہ جات امتحان انصار اللہ
سہ ماہی سوم

رواں سال کی سہ ماہی سوم ۸۲ء کے پرچے تمام مجالس کو بذریعہ ڈاک بھجوا دیئے گئے ہیں زعماء اور زعماء اعلیٰ سے درخواست ہے کہ سوالنامے موصول ہوتے ہی انصار کو مہیا فرمادیں جوابات مختصر ہوں جو سوالنامے کے اوپر ہی تحریر کرنے ہوں گے زیادہ سے زیادہ انصار سے پرچے حل کروا کے مرکز کو ممکن حد تک جلد ارسال کر دیئے جائیں تاکہ سالانہ اجتماع انصار اللہ (۵ تا ۷ نومبر ۱۹۸۲ء) سے قبل نتیجے کا اعلان ممکن ہو سکے۔ امید ہے کہ تمام انصار اس سلسلہ میں زعماء کرام سے تعاون فرمائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد تعلیم: مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہدایات
برائے
اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

۱۔ سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق آپکی مجلس سے کم از کم ایک طفل ضرور شامل ہونا چاہیئے۔

۲۔ اجتماع میں شامل ہونیوالے اطفال کے نام مع ولدیت و عمر ہر مجلس کی طرف سے ایک ہفتہ قبل دفتر اطفال الاحمدیہ مرکزیہ میں پہنچنے ضروری ہیں تاان کے ٹکٹ داخلہ جاری ہونے میں آسانی رہے دوران اجتماع ٹکٹ داخلہ بیج کے طور پر سینہ پر لگائے رکھنا ضروری ہے۔

۳۔ اطفال کو علمی و ورزشی مقابلوں کے لیے تیار کیا جائے۔

۴۔ اطفال کے ہمراہ ان کی مجلس کے مربی، ناظم یا کوئی اور عہدیدار بطور نگران ضرور ہونا چاہیئے

۵۔ کوئی طفل ننگے سر نہ ہو۔

۶۔ موسم کے مطابق اطفال اپنا بستر ساتھ لائیں۔

۷۔ ہر طفل اپنے ساتھ ایک تھیلا یا بستہ لائے جو گلے میں لٹکایا جا سکتا ہو جس میں مندرجہ ذیل اشیاء ہوں۔

کاپی، پنسل، رومال، دھاگہ، گلاس، دیا سلائی موم بتی اور نصف سیر بھنے ہوئے چنے۔

مقابلوں کے لیے معیار

حسب سابق اس سال بھی سالانہ اجتماع میں اطفال کے درمیان مسابقت کی روح اجاگر کرنے کے لیے علمی و ورزشی مقابلے منعقد ہونگے جن میں امتیاز حاصل کرنے والے اطفال اور ٹیموں کو انعامات دیئے جائینگے۔ انفرادی مقابلوں میں اطفال کی عمر کے لحاظ سے دو معیار ہونگے۔

معیار صغیر: ۷ تا ۱۱ سال

معیار کبیر ۱۲ تا ۱۵ سال

(مہتمم اطفال)

پروجیکٹر اور ٹیپ ریکارڈر برائے فروخت

متحرک فلم کا ایک پروجیکٹر اور ٹیپ ریکارڈ فوری طور پر فروخت کرنے مطلوب ہیں قیمتوں میں خاصی رعائیت ہوگی، دلچسپی رکھنے والے احباب حسب ذیل دکان سے پتہ کرلیں۔

(سپر الیکٹرونکس متصل ریلوے پھاٹک۔ اقصیٰ روڈ ــــ ربوہ)

شکرانِ نعمت

ایسے احباب جن کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے وسعت عطا فرمائی ہے اُن سے درخواست ہے کہ شکرانِ نعمت کے طور پر وقف جدید کے معاونین خصوصی میں شامل ہو کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظم وقف جدید)

وظیفہ کا امتحان
برموقع اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس انصاراللہ مرکزیہ کی طرف سے وظیفہ کا امتحان لیا جائے گا جس کا نصاب حسب ذیل ہے ترجمہ اذان و نماز۔ سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی۔ آخری پارہ کی کم از کم دس سورۃ زبانی اسلام کے بنیادی عقائد۔ جماعت احمدیہ کے امتیازی عقائد۔ خلافت ثالثہ کی تحریکات۔ کتاب جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ باب اول تا ص ۵۹ دُرِّ ثمین اور کلام محمود سے پندرہ اشعار زبانی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پانچ الہامات مع ترجمہ پانچ اسلامی ممالک اور مقدس شہروں کا مختصر تعارف

خوراک:۔ بیرونی مجالس سے تشریف لانے والے اطفال کے لئے ناشتہ اور کھانے کا انتظام مجلس مرکزیہ کرے گی لیکن ہر طفل کے لئے یہ ضروری ہوگا کہ وہ اپنے ساتھ ایک عدد پلیٹ اور گلاس لائے ناظمین اطفال اپنی اپنی مجالس کے لئے بالٹیاں اور سالن ڈالنے کے لئے چمچ ضرور لائیں۔

(مہتمم اطفال)

ورزشی مقابلے
برموقع سالانہ اجتماع مجلس اطفال الاحمدیہ ۸۲ء

۱:۔ **انفرادی مقابلے:۔** دوڑ سو گز۔ لمبی چھلانگ ثابت قدمی۔ دوڑ دو سو گز۔ دوڑ تین ٹانگ۔ نشانہ غلیل۔ (معیار دو ہوں گے)

۲:۔ **اجتماعی مقابلے:۔** فٹ بال۔ کبڈی جھنڈا دوڑ۔ میزوڈبہ۔

۳:۔ **بلاک کی تقسیم:۔** (۱) محمود بلاک۔ ربوہ کی مجالس۔

(۲) ناصر بلاک:۔ راولپنڈی ڈویژن۔ سرگودھا ڈویژن۔ آزاد کشمیر۔ فیصل آباد ڈویژن۔

(۳) خالد بلاک۔ لاہور ڈویژن۔ ملتان ڈویژن گوجرانوالہ ڈویژن۔ بہاولپور ڈویژن۔ ڈیرہ غازیخان ڈویژن۔

(۴) طارق بلاک:۔ صوبہ ہائے سندھ، سرحد بلوچستان۔

(منتظم ورزشی مقابلہ جات سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ــ ربوہ)

ضرورت نقیب

مردان میں جماعت احمدیہ کو ایک تجربہ کار اور مخلص نقیب کی ضرورت ہے خواہشمند احباب اپنے اپنے امیر یا صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ مندرجہ پتہ پر درخواستیں بھجوائیں رہائش کا انتظام صرف ایک فرد کے لئے ہوگا اور تنخواہ درخواستیں آنے پر طے کی جائے گی۔

(مولوی آدم خان۔ امیر جماعت احمدیہ ضلع مردان)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اڑتیسواں ۳۸ سالانہ اجتماع ۱۵-۱۶-۱۷ اخاء ۱۳۶۱ ہش (اکتوبر ۱۹۸۲ء) کو منعقد ہو رہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ خلافت رابعہ کے بابرکت دور کا یہ پہلا اجتماع ہے اس لیے زیادہ سے زیادہ خدام و اطفال کو اس اجتماع میں شامل ہو کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور کلمات سے مستفیض ہونا چاہیئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا تاکیدی ارشاد ہے کہ:۔

"ہر جماعت کا کم از کم ایک نمائندہ خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں ضرور شامل ہونا چاہیئے۔ اجتماع میں ہماری پوری کی پوری جماعت کی نمائندگی ہونی چاہیئے"

(الفضل ۱۰ ستمبر ۱۹۷۲ء)

گذشتہ سال سالانہ اجتماعوں کے بارے میں حضور اقدس نور اللہ مرقدہٗ کا خصوصی پیغام یہ تھا کہ:۔

"ہر جماعت کی نمائندگی اپنے اپنے اجتماع میں ہونی چاہیئے۔ اس کی ذمہ داری ایک تو خود ان تنظیموں پر ہے، لیکن اس کے علاوہ تمام اضلاع کے امراء کی میں ذمہ داری لگاتا ہوں اور تمام اضلاع میں کام کرنے والے مربیوں اور معلموں کی یہ ذمہ داری لگاتا ہوں کہ وہ گاؤں گاؤں قریہ قریہ جا کے۔ جاتے رہ کر۔ ایک دفعہ نہیں، جاتے رہ کر ان کو تیار کریں کہ کوئی گاؤں یا قصبہ جو ہے یا شہر جو ہے وہ محروم نہ رہے"

(الفضل ۴ اکتوبر ۱۹۸۱ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق بخشے۔

(مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ٹینڈر نوٹس

پرسنٹیج ایٹم ریٹ ٹنڈر مندرجہ ذیل کاموں کے لئے محکمہ شاہرات کے ان منظور شدہ ٹھیکیداروں جنہوں نے برائے سال ۸۳-۱۹۸۲ء اپنے نام انلسٹمنٹ تجدید کروائے ہیں مطلوب ہیں مورخہ ۱۰/۸۲ ۱۲ بوقت ۱۰۰ ــ ۱۲ بجے دوپہر وقت مقررہ پر ٹھیکیداروں یا ان کے ایجنٹوں کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

دیگر شرائط مندرجہ ذیل ہیں

۱:۔ ٹنڈر بذریعہ ڈاک یا ٹیلیفون قابلِ قبول نہ ہوگا۔

۲:۔ ٹنڈر بغیر زرضمانت ناقابلِ قبول ہوگا۔ زرضمانت چالان خزانہ یا کسی ڈیپازٹ کال کے ہمراہ قابلِ قبول ہوگا۔

۳:۔ ٹنڈر ان ٹھیکیداروں کو دیئے جائیں گے جو تمام کاغذات اندراج ٹھیکیداری برائے سال ۸۳ــ ۱۹۸۲ء پیش کریں گے۔ بصورت دیگر ٹنڈر جاری نہیں کیا جائے گا۔

۴:۔ کام کی شرائط و تفصیلات یعنی شرح نقشہ جات ڈرائینگ وغیرہ کسی بھی دن دفتری اوقات میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

۵:۔ زیر دستخطی کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ بغیر وجہ بتلائے کوئی ایک یا تمام ٹنڈر منسوخ کر دے۔

۶:۔ مشروط ٹنڈر قابلِ قبول نہ ہوگا۔

۷:۔ دستاویزات ٹنڈر دفتری اوقات میں بعوض مجوزہ فیس (ناقابل واپسی) ۱۰/۸۲ تک حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ٹنڈر وصول کرنے کی تاریخ کو کوئی ٹنڈر جاری نہیں کیا جائے گا۔

۸:۔ کمپنی یا فرم کی صورت میں مختار نامہ ٹنڈر ہمراہ لگانا ضروری ہے۔

نمبر شمار	تفصیل کام	تخمینہ کام	زرضمانت	میعاد کام
۱:۔	تعمیر روڈ امین پور تا دادو والا (آغاز امین پور) لمبائی ۵ میل	۲۳،۰۰،۰۰۰	۴۶،۰۰۰	۱۰ ماہ

ظفر حنیف

ایگزیکٹو انجینئر ہائی وے ڈویژن جھنگ

IPL 7098

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۵۱۰۰

مَیں حمید الرحمٰن ولد ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب قوم گکے زئی افغان پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵ ڈیوس روڈ لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ۱۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(۱) کار مالیتی اسی ہزار ۸۰/۰۰۰ Rs

(۲) بندوق مالیتی ۱۷/۰۰۰ ہزار روپے

(۳) نقد پچاس ہزار روپے

اس وقت مجھے مبلغ ۲۱۰۰/= روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ حمید الرحمٰن ولد ڈاکٹر عطاء الرحمٰن ۵ ڈیوس روڈ لاہور۔

گواہ شدہ ۱:۔ پروفیسر محمد طفیل گورنمنٹ کالج ساہیوال وصیت نمبر ۱۳۱۵۳

گواہ شدہ ۲:۔ عطاء الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ ساہیوال وصیت نمبر ۶۹۰۳

مسل نمبر ۲۵۱۰۱

مَیں حکیم سعد اللہ خان سوکالوی ولد مولا بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر ۶۸ سال بیعت ۱۹۴۱ء ساکن سچا سودا ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے

(۱) چھ ایکڑ زمین واقع چک نمبر ۵۲ ضلع فیصل آباد مالیتی ساٹھ ہزار روپے ۶۰،۰۰۰/= روپے

(۲) مکان پختہ رقبہ قریباً ۱/۲ مرلے مالیتی قریباً دس ہزار روپے واقع سچا سودا ضلع شیخوپورہ یہ مکان میرے قبضہ میں ہے لیکن ہندو پراپرٹی ہے جو الاٹ بھی نہیں مبلغ تین ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے

مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ حکیم سعد اللہ خان سوکالوی صدر جماعت احمدیہ سچا سودا ضلع شیخوپورہ

گواہ شدہ ۱:۔ عبد الخالق پسر موصی۔

گواہ شدہ ۲:۔ محمد اشرف ولد عبد الرحمٰن سیکرٹری مال سچا سودا ضلع شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۵۱۰۲

مَیں ملک مظفر احمد ولد ملک بشیر احمد صاحب قوم ملک پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے

اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ۵۰/= روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ منظفر احمد ولد ملک بشیر احمد ۱۸۰۔ ای بلاک ۲ پی ای سی ایچ ایس سوسائٹی کراچی

گواہ شدہ ۱:۔ مبشر احمد وصیت نمبر ۲۲۱۹۰

گواہ شدہ ۲:۔ بشیر احمد خاں وصیت نمبر ۱۱۲۶۲

مسل نمبر ۲۵۱۰۳

مَیں ظفر اقبال ولد عبد القدیر صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ ۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ یکصد پچاس روپے ماہوار بصورت ٹیوشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ حکیم سعد اللہ خان سوکالوی صدر جماعت احمدیہ سچا سودا ضلع شیخوپورہ

گواہ شدہ ۱:۔ عبد الخالق پسر موصی۔

گواہ شدہ ۲:۔ محمد اشرف ولد عبد الرحمٰن سیکرٹری مال سچا سودا ضلع شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۵۱۰۴

مَیں قیصرہ شمیم اختر زوجہ اختر حسین علوی صاحب قوم گکے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عزیز آباد ضلع کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ ۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(۱) مکان ۵۶-۹۵۵ عزیز آباد برقبہ ۲۴۰ مربع گز مالیتی چار لاکھ روپے۔

(۲) فلیٹ نمبر ۳ سیکنڈ فلور (الیاسٹن) مالیتی ۱/۲ لاکھ روپے۔

(۳) زیورات طلائی چوڑیاں ۱۷ عدد گلے کا ہار ۳ عدد جوڑی بندے تین عدد انگوٹھی ایک عدد کل وزن ۱۷ تولہ مالیتی ۳۴،۰۰۰/= روپے

(۴) حق مہر دس ہزار روپے وصول کر کے زیورات میں ڈال دیا ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار ماہوار آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ قیصرہ شمیم اختر ۹۵۶/۲ عزیز آباد کراچی۔

گواہ شدہ ۱:۔ عبد الحمید صدر حلقہ عزیز آباد کراچی۔

گواہ شدہ ۲:۔ عبد المجید جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی

مسل نمبر ۲۵۱۰۵

مَیں ذکیہ سلیم احمد زوجہ کموڈور محمد سلیم احمد صاحب قوم قریشی صدیقی پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عباسی شہید روڈ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ ۱۹۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند ۲۵،۰۰۰/= روپے

(۲) زیور طلائی چوڑیاں دس عدد وزنی ۱۰ تولہ مالیتی ۴۰،۰۰۰/= ہزار روپے

(۳) سیٹ طلائی بندے وزنی ۳ تولہ مالیتی چار ہزار دو سو روپے ۴۲۰۰/= روپے

(۴) سیٹ طلائی بندے وزنی ۲ تولہ مالیتی ۲ ہزار آٹھ صد روپے ۲۸۰۰/= Rs

(۵) کڑے طلائی وزن ۲ تولہ مالیتی ۲۸۰۰/= روپے

(۶) کار فوکس ویگن ۱۹۷۶ء ماڈل مالیتی ۳۰ ہزار روپے

اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ۲۰۰/= Rs ماہوار بصورت خاوند مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ ذکیہ سلیم احمد عباسی شہید روڈ کراچی۔

گواہ شدہ ۱:۔ کموڈور محمد سلیم احمد صاحب خاوند موصیہ وصیت نمبر ۹۳۰۸

گواہ شدہ ۲:۔ غلام محمد یوسف صاحب پٹیل وصیت نمبر ۱۸۱۱۷ کراچی۔

مجالس خدام الاحمدیہ

تمام مجالس بذریعہ اصلاح وارشاد کے لئے مساعی کی رپورٹ ۱۰ اکتوبر تک بھجوا دینے کی درخواست ہے۔

(مہتمم اصلاح وارشاد)

وقف عارضی میں شمولیت رضاءِ الٰہی کا ذریعہ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

" مربیوں کو چاہیئے اور عام عہدیداران کو بھی چاہیئے بلکہ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وقف عارضی میں شامل ہو۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے۔ اور یہ راہ تنگ ہے۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور اس کو نباہنے کی توفیق عطا کرے۔

(خطبہ جمعہ مطبوعہ ۲۶ اگست ۱۹۶۹ء)

درخواست ہے کہ جملہ احباب وقف عارضی کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داریوں کو کما حقہٗ ادا کرنے کی پوری پوری کوشش فرمائیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

نمایاں کامیابی

میری بہن عزیزہ شاہینہ طاہرہ بنت رانا سعادت احمد (مرحوم) نے اس سال ایف۔ ایس۔ سی۔ (پری میڈیکل) لاہور بورڈ میں ۷۵۲/۱۱۰۰ نمبر حاصل کئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے اور اُسے آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ نیز مزید ترقیات سے نوازے۔ آمین

(رانا رفیق احمد ابن رانا سعادت احمد مرحوم دارالرحمت وسطی ۱۲ ربوہ)

سپین میں مشن ہاؤس کا پتہ

سپین میں مرکزی مشن اب مسجد بشارت پیدرو آباد ہے جس کا پوسٹل ایڈریس حسب ذیل ہے۔

" MEZQUITA BISHARAT
PEDRO ABAD (CORDOBA)
SPAIN "

(وکیل التبشیر)

چندہ مہمان خانہ مستورات

(از حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ماہ اگست میں مہمان خانہ مستورات کی عمارت کے چندہ کی وصولی ۵۰-۳۵۰۴ ہوئی ہے ابھی بہت سے کام ہونے باقی رہتے ہیں اس لئے صرف ان بہنوں سے اس میں شمولیت کی درخواست کرتی ہوں جنہوں نے ابھی تک اس تحریک میں حصہ نہیں لیا اور ان بہنوں سے جنہوں نے حصہ تو لیا ہے مگر جتنا لینا چاہیئے تھا نہیں لیا وہ اپنے چندہ کو مزید دے کر تین سو کر دیں تو بغرض دعا ان کے نام کندہ کروائے جائیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایجنڈا شوریٰ لجنہ

تمام ضلعی لجنات کو ایجنڈا برائے شوریٰ سالانہ مرکزی اجتماع لجنہ مرکزیہ بھجوا دیا گیا ہے سالانہ اجتماع پر جب آئیں تو اسے اپنے ساتھ لائیں اور مذکورہ تجاویز پر غور بھی کر کے آئیں

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

ضروری اعلان برائے کارکنات جلسہ سالانہ

جو خواتین اور بچیاں امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر جلسہ گاہ اور قیام گاہ میں ڈیوٹی دینا چاہتی ہیں وہ دفتر لجنہ مرکزیہ سے کوائف فارم حاصل کر کے پُر کر کے بھجوا دیں۔ بیرون ربوہ کی کارکنات اگر فارم حاصل نہ کر سکیں تو اپنا نام، ولدیت، تعلیم، عمر اور مکمل ایڈریس اور جہاں ڈیوٹی دینی ہو لکھکر بھجوا دیں۔ صرف اتنا لکھیں کہ قیام گاہ میں کام کرنا چاہتی ہیں یا جلسہ گاہ میں۔ پھر مرکز جس شعبہ میں مناسب سمجھے گا آپ کو ڈیوٹی دے گا۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

● اکتوبر کے پہلے ہفتے میں مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب مبلغ ڈیٹن (امریکہ) کی آنکھوں کا اپریشن ہو رہا ہے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپریشن کامیاب فرمائے اور محترم میاں صاحب کو شفائے کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔

ناصرات کے سالانہ مرکزی امتحانات کے انعامات

ناصرات کے سالانہ مرکزی تحریری امتحانات میں پوزیشن لینے والی تمام بچیوں کو ۱۵ اکتوبر بروز جمعہ ۳½ بجے سہ پہر افتتاحی خطاب کے بعد انعامات دیئے جائیں گے۔ ربوہ اور بیرون ربوہ کی پوزیشن لینے والی تمام ناصرات سٹیج کے قریب بیٹھیں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

مورخہ ۱۵-۱۶-۱۷ اخاء ۱۳۶۱ہش / اکتوبر ۱۹۸۲ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار بمقام احاطہ مسجد اقصیٰ ربوہ منعقد ہو رہا ہے۔

پیارے بچو! آپ اس اجتماع میں سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات اور بزرگان سلسلہ کی نصائح سنیں گے۔ علمی اور ورزشی مقابلوں کے علاوہ ذکرِ الٰہی اور عبادت میں وقت گذاریں گے۔ (مہتمم اطفال)

نتیجہ مرکزی امتحانات اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

۶ مئی ۱۹۸۲ء کو مجلس اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات منعقد ہوئے۔ ابھی تک جتنے پرچہ جات مرکز کو موصول ہوئے ہیں۔ ان کے مطابق نتیجہ حسب ذیل ہے:-

ستارۂ اطفال

تعداد اطفال ۱۶۵۳ پاس ۱۹۴۵ فیل ۲۴۳

اوّل :- محمود احمد ولد رحمت علی کرتو ضلع شیخوپورہ ۵۰/۵۰

دوم :- خالد احمد ولد عبدالشکور دارالصدر غربی ربوہ ۴۹

سوم :- طارق احمد ولد عبدالشکور " " ۴۸

ہلال اطفال

تعداد اطفال ۱۹۳۳ پاس ۱۶۳۶ فیل ۲۹۷

اوّل :- عبدالقدوس ولد عبدالرحیم چک نمبر ۱۲۶ مراد ضلع بہاولنگر ۵۰/۵۰

دوم :- رشید الدین ولد صفی الدین دارالصدر شرقی ربوہ ۴۹

سوم :- فؤاد احمد ولد بشیر احمد راولپنڈی صدر ۴۸

قمر اطفال

تعداد اطفال ۶۰۹ پاس ۵۲۷ فیل ۸۲

اوّل :- مرزا حبیب الرحمان ولد مرزا لطف الرحمان دارالصدر جنوبی ربوہ ۵۰/۵۰

دوم :- محمد افضل جاوید ولد محمد ارشد خان دارالصدر شرقی ربوہ ۷۴

سوم :- ظہیر احمد ولد عطاء اللہ دارالرحمت غربی ربوہ ۷۳

بدر اطفال

تعداد اطفال ۲۵۶ پاس ۲۱۸ فیل ۳۸

اوّل :- خلیل احمد طاہر ولد طاہر محمود دارالرحمت غربی ربوہ ۵۰/۵۰

دوم :- فرید احمد ولد عبدالرشید " " ۷۳

سوم :- فاتح الدین ولد رفیع الدین " " ۷۲

نوٹ :- اوّل، دوم، سوم آنے والے اطفال کو انعامات سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ کے موقع پر دیئے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

(سیکرٹری تعلیم۔ مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ـــ ربوہ)

صنعتی نمائش اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

حسب سابق امسال بھی اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے موقعہ پر صنعتی نمائش کا اہتمام کیا جا رہا ہے تمام ناظمین اطفال کی خدمت میں درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ اطفال سے اشیاء تیار کروا کر ہمراہ لے کر آئیں۔

(منتظم نمائش سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)